باب المسائل

مختلف دینی ومذہبی سوالات کے جوابات

مطابق فتویٰ: آیۃ اللہ الشیخ محمد حسین نجفی مدظلہ العالی

سائل: محمد سجاد

ارتداد کی سزا

سوال ۶۸۴: السلام علیکم۔ محترم قبلہ صاحب
ایک ارتداد (مرتد) کو دی جانے والی سزا جو مختلف دینی کتب میں بیان کی گئی ہے، قرآن پاک کی تعلیمات کے ساتھ تضاد نہیں رکھتی، جیسا کہ قرآن میں ایک سے زائد مقامات پہ ارتداد کا ذکر ہے خاص طور پہ سورہ توبہ (آیت ۷۴) اور سورہ منافقون (آیات ۳ تا ۶) لیکن سزا کے بجائے انھیں کہا گیا ہے کہ وہ رسول پاک کے پاس آئیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور رسول بھی اللہ سے ان کی معافی کی درخواست کریں۔ برائے مہربانی اس سلسلے میں صحیح اسلامی تعلیمات واضح کریں۔ والسلام

جواب ۶۸۴: باسمہ سبحانہ! مرتد کی جو سزا دینی کتابوں میں مذکور ہے وہ ہرگز تعلیماتِ قرآنیہ سے کوئی تضاد نہیں رکھتی۔ تضاد تو تب ہوتا کہ قرآن میں مرتد کی سزا اور ہوتی اور دینی کتابوں میں اور۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید میں کہیں بھی مرتد کی سزا مذکور نہیں ہے، بلکہ اس سزا کی جو تفصیلات اور مرتد کے جو اقسام کتابوں میں مذکور ہیں وہ سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کا بیان وکلام ہے۔ آپ نے جو آیت کا ترجمہ پیش کیا ہے کہ "وہ رسول پاک کے پاس آئیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں الخ...... یہ عام گنہگاروں کو حکم دیا گیا ہے۔ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک الآیۃ۔ اس میں مرتد کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔
بہرحال مرتد کی یہ سخت سزا اس لیے مقرر کی گئی ہے کہ اسلام قبول کرنا اور اسلام چھوڑنا بازیچہ اطفال نہ بن جائے کہ آج ایک آدمی اسلام قبول کرے اور کل چھوڑ دے۔ یہ صحیح ہے کہ لا اکراہ فی الدین۔ یعنی کسی آدمی کو مسلمان بننے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن جو اپنے عزم وارادہ سے اسلام قبول کرے اس سے اسلامی احکام پر بہرحال عمل کرایا جائے گا۔ بلاتشبیہ آپ ایک آدمی کو جو ہندوستانی ہے پاکستان کا شہری بننے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ مگر جو خود بخود ہندوستان کی شہریت چھوڑ کر پاکستان کا شہری بنے گا اس سے پاکستانی قوانین پر سختی سے عمل کیا جائے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر آدمی پوری سوچ بچار کے بعد کوئی نظریہ اختیار کرنا چاہیے اور پھر اس پر ثابت قدم رہنا چاہیے۔ کبھی ادھر اور کبھی ادھر کی پالیسی صحیح نہیں ہے۔

اسم جمع

سوال ۶۸۵: السلام علیکم، محترم قبلہ صاحب
برائے مہربانی اسم ہائے جمع واضح فرمائیں اور ان اسم ہائے جمع کے لیے اسم ہائے ضمیر کے استعمال کی

وضاحت فرمائیں۔ مثال کے طور پر قرآن ۳۳:۳۳ میں اسم "اہل البیت" اور اسم ضمیر "کم" کس زمرے میں آتے ہیں۔ اسی طرح قرآن ۱۱: ۷۲ تا ۷۳ میں اسم "اہل البیت" اور ضمیر "کم" کس قاعدے کے تحت استعمال ہوئے ہیں۔ جزاک اللہ

جواب ۶۸۵: باسمہ سبحانہ! یہ سوال مُہمل قسم کا ہے۔ اسم کبھی مفرد ہوتا ہے کبھی تثنیہ اور کبھی جمع اور پھر اس کی ضمیریں بھی الگ الگ ہوتی ہیں۔ مفرد کی الگ، تثنیہ کی الگ اور جمع کی الگ۔ پھر مذکر کی الگ اور مؤنث کی الگ، غائب کی الگ اور حاضر کی الگ۔ بنا بریں لفظ اہل البیت اسم جمع ہے جو قلیل و کثیر پر بولا جاتا ہے (گھر والے) خواہ قلیل ہوں اور خواہ کثیر، عورتیں ہوں یا مرد، یا ہر دو۔ پھر اس کے مطابق ضمیریں لائی جائیں گی۔ آیت تطہیر میں مرد چار ہیں اور عورت ایک، اس لیے جمع مذکر حاضر کی ضمیر "کم" لائی گئی ہے۔

سائل: ہادی ابوحسن

سوال ۶۸۶: هل يمكن الاعتماد على الحساب الفلكية المفيدة للاطمئنان فى مسالة تحديد اوائل الشهور القمرية ؟

جواب ۶۸۶: باسمه سبحانه! لا يجوز الاعتماد فى جميع الامور الا على الموازين الشرعية المرعية وهى فى المسئلة المتعلقة امورـ الاول: مضى ثلاثين بعض الشهر السابقـ الثانى: رؤية الهلال بعينه ، الثالث: شهادة عدلين بالرؤية اذا كان السماء ذا سحاب، الرابع: اذا شياع اذا كان السماء صافيا من اسحاب وغيره من الموانع من الرؤية البصرية۔

سائل: قائم تالپور

سوال ۶۸۷: سلامٌ علیکم! قبلہ طبیعت بخیر

عرض یہ ہے کہ میری طرف سے قبلہ وکعبہ نجفی صاحب کو سلام کہیں اور مجھے اتنی معلومات چاہئیں کہ قبلہ کی کسی کتاب میں اگر کوئی حدیث کساء پر گفتگو ہو تو حوالہ دیں، تاکہ میں مطالعہ کر سکوں۔ اللہ رب العزت قبلہ کو عمر خضر عطا کرے اور قوم پر ان کا سایہ قائم ودائم رہے۔ آمین

نوٹ: قبلہ کی مجالس کے بعد جو سوال و جواب کی نشست ہوتی ہے مہربانی فرما کر ان جوابات کو کتابی صورت میں شائع کروائیں۔ یہ قوم پہ احسان ہوگا۔

اب وہ دور نہیں رہا، دنیا جانتی ہے کہ تاجرانِ خونِ حسین کون ہیں۔ اللہ کا کرم آیۃ اللہ نجفی پر تا قیامت جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ۔ آمین

جواب ۶۸۷: باسمہ سبحانہ! جناب تالپور صاحب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ ثم السلام علیکم..... امید ہے کہ مزاج گرامی مع الخیر ہوں گے۔ یہاں بھی ہر طرح خیرو عافیت ہے۔ آپ کے ذکر خیر کرنے اور دعاؤں سے یاد کرنے کا شکریہ

حدیث کساء پر جامعہ علمیہ سلطان المدارس الاسلامیہ کے ترجمان دقائق اسلام کے باب المسائل میں تبصرہ کیا جا چکا ہے۔ اور مجالس مذاکرہ کے سوال و جواب اور رسالہ کے باب المسائل کے سوال وجواب کی اشاعت کا پروگرام زیر غور رہے۔ دعا کریں کہ حسب سابق آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور اس کی توفیق

شامل حال رہے، تاکہ خدمت دین اور خدمت ملک و ملت کا مقدس سلسلہ جاری وساری رہے۔ ان شاء اللہ

سائل: محمد سجاد

سوال ۶۸۸: السلام علیکم محترم قبلہ صاحب!

اس روایت کی حیثیت کیا ہے کہ مولا علیؑ نے فرمایا: "میں اللہ کی عبادت جنت کے لیے نہیں کرتا اور نہ ہی جہنم کے خوف سے کرتا ہوں، مگر میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں کیونکہ وہ میرا معبود اور رب ہے"۔ کیا یہ قرآن مجید کی تعلیمات کے خلاف نہیں ہے۔ سورہ دہر آیت نمبر ۷، ۸، ۹: يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴿۷﴾ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿۸﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿۹﴾

برائے مہربانی وضاحت فرمائیں۔ تسلیمات۔

جواب ۶۸۸: باسمہ سبحانہٗ! مولائے کائنات کا یہ ارشاد مشہور و مستند ہے اور زبان زد خلائق ہے۔ اس کی وضاحت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے کلام حق ترجمان سے ہوتی ہے۔ فرمایا: عبادت گزاروں کی تین قسمیں ہیں:

ایک قسم وہ ہے جو جنت کے لالچ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، یہ تاجروں والی عبادت ہے۔
دوسری قسم وہ ہے جو جہنم کے خوف اور ڈر کی وجہ سے خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ یہ غلاموں والی عبادت ہے۔
تیسری قسم وہ ہے جو اللہ کو لائق عبادت سمجھ کر اور اس کو اپنا خالق و مالک اور محسن و منعم سمجھ کر بطور شکرانہ نعمت اس کی عبادت کرتے ہیں۔ یہ اللہ کے آزاد بندوں والی عبادت ہے۔ اور یہ عبادت کی معراج کمال ہے۔ ویسے عام حالات میں اللہ کے ثواب کا امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف وترسان بھی رہنا چاہیے۔ ع

ہر سخن جائے و ہر نکتہ مقامے دارد

سائل: محمد جعفر

سوال ۶۸۹: السلام علیکم جمیعاً

میں آیت اللہ العظمیٰ نجفی حفظہ اللہ کی تقلید کرتا ہوں۔ میں کبھی تعلیم کے لیے حوزہ نہیں جاتا (یا نہیں گیا ہوں) نماز میں سفید عمامہ پہننا تصدیق شدہ سنت ہے۔ کیا میں طالب علم کی طرح کپڑے پہن سکتا ہوں (عبا، عمامہ، جبہ، قبا) یا نہیں؟ میں نے سرگودھا کے جمعۃ الوداع رمضان (غالباً اشارہ ویب سائٹ پہ موجود نماز جمعۃ الوداع کی وڈیوں کی طرف ہے جو آپ کی اقتداء میں ادا کی گئی تھی) کی وڈیو دیکھی ہے۔ جس میں مقلّد نے عمامہ پہنا ہوا ہے۔

جواب ۶۸۹: باسمہ سبحانہٗ! عمامہ سے پگڑی باندھنا مراد ہے، اور تمام رنگوں سے افضل و اعلیٰ رنگ سفید ہے۔ لہٰذا سفید رنگ کی پگڑی باندھ کر نماز پڑھنا بڑی فضیلت کا حامل ہے۔

اور جہاں تک عبا وقبا اور جبہ وغیرہ کا تعلق ہے تو چونکہ عرف عام میں یہ لباس اہل علم کے ساتھ مخصوص ہے، لہٰذا اگر کوئی غیر اہل علم یہ لباس پہنے گا تو لوگوں کو دھوکا ہوگا، وہ یہ سمجھیں گے کہ یہ کوئی عالم و فاضل ہے۔ اور چونکہ دھوکا دہی کوئی اچھی بات نہیں ہے بلکہ بری بات ہے، لہٰذا اس سے اجتناب کرنا بہتر ہے۔

سائل: برات علی

سوال ۶۹۰: السلام علیکم۔

میرا نام برات ہے، میں ملک سے باہر کام کرتا ہوں، میں کافی وقت سے جنسی کمزوری میں مبتلا ہوں اور کوئی بچہ بھی پیدا نہیں ہوا......شادی کو چار سال ہو گئے، اپنا علاج کرنے کے لیے میں ڈاکٹر کے پاس گیا اور اس نے مجھ کو ہفتہ میں ایک بار مشت زنی کرنے کو کہا ہے۔ اس کا بتانا تھا کہ وہ اس سے کچھ نتیجہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اب میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ شکریہ والسلام

جواب ۶۹۰: باسمہ سبحانہ! مشت زنی کرنا شرعاً حرام ہے۔ آپ خود بتاتے ہیں کہ آپ پہلے ہی جنسی طور پر کمزور ہیں اور مشت زنی سے تو آدمی بالکل نامرد ہو جاتا ہے۔ وہ صحت کے لیے زہر ہلاہل ہے۔ معاف رکھنا مجھے تو آپ کا ڈاکٹر کوئی جاہل اور عطائی لگتا ہے۔ کسی ماہر حکیم اور یونانی طبیب سے علاج معالجہ کرائیں۔ خدائے تعالیٰ صحت اور اولاد عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

سائل: سید سفیر حسین کاظمی

سوال ۶۹۱: آغا صاحب! میں آپ کا مُقلّد ہوں، میرا آپ سے ایک سوال ہے کہ میرے نانا جان جو میری والدہ کے والد ہیں انھوں نے اپنی جوانی میں اپنی زمین ایک شخص کو دی تھی جو ان کا دوست تھا، اور اس سے اس وقت کے دور سے سات ہزار روپے لیے تھے جو کہ اس دور کے وقت اچھی رقم تھی اور پیسے لے کر زمین دے دی تھی۔ کیونکہ میرے نانا نے زمین ایک دوست کو دی تھی اور دوست نے پیسے دے کر زمین پر قبضہ کر لیا مگر زمین اپنے نام نہیں کروائی تھی کیونکہ وہ میرے نانا جان کا اچھا دوست تھا اور اس نے میرے نانا کو کہا کہ مجھے آپ پر یقین ہے لہٰذا میں نے قبضہ کر لیا ہے اور پیسے دے دیے ہیں۔ اب نام کروانے کی کیا ضرورت ہے، آپ نے کونسا مجھ سے زمین لینی ہے۔

وقت گزرتا گیا، میرے نانا جان کی عمر نوے سال کی تھی۔ ایک دن میرے نانا کے پاس گاؤں کا ایک آدمی آیا اور میرے نانا کو لالچ دینے لگا کہ وہ زمین اس وقت تم نے اس شخص کو کم قیمت پر دی تھی، آج اس زمین کی قیمت لاکھوں میں ہے، اور زمین بھی تیرے نام ہے، لہٰذا تم عدالت میں کیس کر دو کہ اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کیا ہوا ہے اور زمین بھی میرے نام ہے وہ مجھے نہیں دیتا۔ لہٰذا میرے نانا جان نے لوگوں کی باتوں میں آ کر کیس کر دیا۔ عدالت میں کیس گواہوں اور کاغذوں پر چلتا ہے، لہٰذا میرے نانا کے پاس ثبوت تھا کہ زمین میرے نام ہے، مگر دوسری طرف اس شخص کے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا کہ زمین اس کی ہے، اس نے دوستی کی خاطر زمین اپنے نام نہیں کروائی تھی، ایسے ہی چلتا رہے، مجھے آپ پر بھروسا ہے، کون سے آپ زمین مجھ سے لے رہے ہیں۔

عدالت میں کیس چلنے لگا، کیس کے ایک سال بعد وہ شخص مر گیا، جس نے زمین پر قبضہ کیا ہوا تھا۔ کیونکہ وہ کافی ضعیف تھا، اس کے بعد اس کا بیٹا کیس کی پیروی کرنے لگا۔ دو سال بعد کیس عدالت نے میرے نانا

کے حق میں کر دیا، مگر جس شخص کا قبضہ اس کے بیٹے نے کیس اس سے بھی بڑی عدالت میں کر دیا کہ زمین ہماری ہے میرے ساتھ انصاف نہیں ہوا۔ کیس کے تین سال بعد ابھی کیس چل رہا تھا کہ میرے نانا جان جن کی عمر تقریباً نوے سال تھی وہ فوت ہو گئے ہیں۔ اب میرے نانا کی جگہ ان کا کیس ان کا بیٹا لڑ رہا ہے۔ اب عدالت نے میرے نانا کے ورثہ کو طلب کیا ہے تا کہ ان کو پتا چل جائے میرے نانا کی زمین کے کون کون وارث ہیں۔ زمین تو لازمی میرے نانا کے حق میں ہو جانی ہے، کیونکہ ان کے پاس ثبوت تھا۔ اب میرے نانا کی زمین میری والدہ کے حصّے میں بھی آئے گی۔ عدالت نے میری والدہ کو طلب کیا ہے کہ آکر بتائے کہ وہ اپنے والد کے حصّے کی وارث ہے اور بتائے کہ واقعہ یہ زمین ان کی ہے۔ کیا وہ اپنا حصّہ لینا چاہتی ہے؟...... اگر اس شخص کے حق میں بیان دے جس نے زمین لی تھی تو اس سے یہ ہوگا کہ چار سال کیس پر جو میرے نانا نے کیس پر پیسے خرچ کیے تھے وہ بھی ضائع اور میری والدہ کے ساتھ اس کا بھائی جو کہ ان کا ایک ہی بھائی ہے کے ساتھ ساری زندگی کے لیے رشتہ داری ختم ہو جائے گی۔...... اب میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ زمین تو میرے نانا نے دی ہوئی تھی، مگر اس شخص کے نام نہیں تھی اس لیے اس کو نہیں مل سکتی، لہٰذا میری والدہ کا کیا فریضہ ہے کہ وہ عدالت میں کیا بیان دے؟ ۔ بتایا جا سکے کہ ہم اپنے مرجع کے حکم کو واجب سمجھتے ہیں جو وہ کہتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ والسلام

جواب ۶۹۱: باسمہ سبحانہ'! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ ثم السلام علیکم ...... آپ کا پورا مفصل مکتوب پڑھا۔ آپ کے نانا نے بہت بڑا ظلم کیا۔ اپنے دوست کے بے پناہ اعتماد کو ٹھیس لگائی اور دنیائے دوں کے چکّر میں پڑ کر اپنی عاقبت خراب کرنے کی عمدی کوشش کی۔ خدا معاف کرے۔ کوئی ناراض ہو یا راضی۔ تعلقات بحال رکھے یا توڑے۔ آپ کا اور آپ کی والدہ ماجدہ کا فرض ہے کہ عدالت، میں حاضر ہو کر من وعن وہ حقائق عدالت کو بتائے جو آپ نے مجھے بتائے ہیں۔ تا کہ حق والوں کو ان کا حق مل جائے۔ اور آپ کے نانا جان کی آخرت خراب و برباد ہونے سے بچ جائے اور ان کی اولاد اور اولاد در اولاد بھی حرام خوری سے بچ جائے۔ ورنہ اگر مقدمہ کا فیصلہ آپ کے ماموں جان کے حق میں ہو گیا اور وہ زمین ان کو مل بھی گئی تو قیامت تک ان کے لیے حرام ہوگی۔ اور اگر آپ کی والدہ اپنا حصّہ لے گی تو وہ بھی حرام ہوگا۔

دعا ہے کہ خداوند عالم آپ کو اور آپ کے خاندان کو رزق حرام سے بچائے اور لوگوں کے حقوق پر ڈاکا ڈالنے کے جرم شنیع سے محفوظ فرمائے۔

سوال ۶۹۲: کیا عیسائی آدمی کے ساتھ کھانا کھانا جائز ہے۔ اس کے ساتھ مصافحہ کیا جا سکتا ہے، اس کے ساتھ دوستی کی جا سکتی ہے اور اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھا سکتے ہیں؟

جواب ۶۹۲: باسمہ سبحانہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ ثم سلام علیکم...... اسلام وقرآن کے آجانے کے بعد جو شخص

ایمان نہیں لائے گا وہ خواہ اہل کتاب ہو یا کوئی اور وہ کافر و مشرک سمجھا جائے گا اور اس پر کافروں والے احکام مرتب ہوں گے۔

سوال ۶۹۳: کیا عورت گھر میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے؟

جواب ۶۹۳: باسمہ سبحانہ! اعتکاف کے لیے جامع مسجد میں بیٹھنا ضروری ہے۔ ہمارے ہاں عورت گھر میں اعتکاف نہیں بیٹھ سکتی۔ ہاں البتہ مسجد میں پردہ کا اہتمام ضروری ہے۔

سائل: میر قائم خان تالپور

سوال ۶۹۴: قبلہ سلام علیکم۔ قبلہ میرا ایک رہنے کا پلاٹ ہے ۴۵×۶۰ فٹ۔ ہم پانچ بھائی، پانچ بہنیں ہیں۔ کس کے حصے میں کتنا آئے گا، اگر کوئی بہن شادی والی ہے تو اس کا حصہ بھی فقہ جعفریہ کے مطابق لکھیں۔ آپ کا احسان ہوگا۔ قبلہ جلدی جواب دیں گے تو احسان ہوگا۔

جواب ۶۹۴: باسمہ سبحانہ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ ثم السلام علیکم۔ سوال میں وضاحت نہیں کی گئی کہ آیا یہ پلاٹ آپ کو والد یا والدہ یا دونوں کی طرف سے وراثت میں ملا ہے یا آپ کا ذاتی ہے؟...... بہر حال اگر وراثتی ہے تو اس کی تقسیم اس طرح ہوگی کہ ہر بھائی کو دوہرا حصہ ملے گا اور بہن کو اکہرا۔ اس طرح پلاٹ کو پندرہ حصوں پر تقسیم کیا جائے گا۔ دس حصے پانچوں بھائیوں کو بحصہ مساوی ملیں گے اور پانچ حصے بہنوں کو ملیں گے۔ اس میں شادی شدہ یا غیر شادی شدہ کی کوئی تفریق نہیں ہے ......اور اگر آپ کی ذاتی ملکیت ہے تو کسی کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

سائل: سید سفیر کاظمی

سوال ۶۹۵: (۱) کشتن مار مولک چہ حکم دارد (۲) آیا بعد از کشتن مار مولک غسل لازم است (۳) اگر زندہ مار مولک بر انسان بیافتد آیا غسل بر انسان لازم است (۴) اگر مار مولک در آب بیافتد یا بمیرد آیا از آن آب می شود وضو و غسل کرد۔ والسلام

جواب ۶۹۵: باسمہ سبحانہ! اگر مار ضرر برساند در کشتن او ہیچ گناہے نیست بلکہ حکم او قتل الموذی قبل الایذاء است بعد از کشتن مار غسل ندارد۔ اگر مار بر جسم انسانی بیفتد ہیچ غسلے لازم نیست۔ واگر مار در آب بمیرد باآں آب وضوو غسل کردن صحیح است چوں خون جہندہ ندارد جسمش نجس نیست و بمردن آں آب نجس نمی شود۔

ایضاح: مراد شما از مار مولک چیست؟ پس اگر مراد شما از مار مولک بمعنی "سانپ" است پس ہیچ غسل لازم نیست۔ واگر مراد شما از مار مولک بمعنی "چھپکلی" است پس غسل مستحب است واز اں آب ہم اجتناب مستحب است کہ دراں مردہ است۔ واللہ العالم

سوال ۶۹۶: ہمارے گاؤں میں نماز جمعہ کی شرائط پوری نہیں ہے، لہٰذا نماز جمعہ نہیں ہوتا۔ اب جب کہ رمضان میں ہم نے اعتکاف بیٹھنا ہے تو ہم کس مسجد میں اعتکاف بیٹھ سکتے ہیں۔ کیونکہ جامع مسجد سے مراد جہاں جمعہ ہوتا ہے وہ ہے، لہٰذا ہمارے گاؤں میں جمعہ نہیں ہوتا۔ اب میرا سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے گاؤں میں اعتکاف ہوسکتا ہے یا نہیں۔ اگر ہوسکتا ہے تو کس مسجد میں ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ہمارے گاؤں میں چار

مساجد ہیں۔ کیا ساری مساجد میں اعتکاف کیا جا سکتا ہے؟۔

جواب ۶۹۶: باسمہ سبحانہ! اگر نماز جمعہ نہیں ہوتی تو جس مسجد میں باقاعدہ نماز باجماعت ہوتی ہے اور وہ مسجد گاؤں کی بڑی جامع مسجد ہے اسی میں اعتکاف ہو سکتا ہے۔

سائل: احمد الغامدی

سوال ۶۹۷: سماحة المرجع الدینی الشیخ محمد حسین النجفی دام ظله! ما هو رأی سماحتکم فی التطبیر (ضرب الرؤوس بالسیوف) فی ایام الحسین علیه السلام هل هو جائز لدیکم ام لا؟ افیدونا مأجورین

جواب ۶۹۷: باسمه سبحانه! قال الله تعالى: لَا تُلْقُوا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ ۔ فکل فعل یوجب اتلاف النفس فغیر جائز فی الشرع الاقدس فالاجتناب لازم عن التطبیر و امثاله من المهلکات عادةً۔

سوال ۶۹۸: سماحة المرجع الشیخ محمد حسین النجفی دام ظله! ماهو رأیکم ب "دعاء صنمی قریش" هل هو صحیح و ثابت لدیکم ؟ و هل تؤیدو قرائته؟

جواب ۶۹۸: باسمه سبحانه! لم تثبت عندی صحت هذا الدعاء فان کتب الادعیة المعتبرة خالیة عن ذکر هذا الدعاء ۔ والله العالم وعلمه اتم واکمل